دو عیدوں کے درمیان نکاح کرنا

مجیب: مولانا اعظم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3643

تاریخ اجراء: 03رمضان المبارک1446ھ/04مارچ2025ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا دونوں عیدوں کے درمیان نکاح ہو جاتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! دو عیدوں کے درمیان نکاح ہو جاتا ہے اور دو عیدوں کے درمیان نکاح کرنے میں شرعا کوئی حرج نہیں، خود نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ماہ شوال المکرم میں نکاح فرمایا۔

صحیح مسلم میں ہے" عن عائشة، قالت: «تزوجني رسول الله صلى الله عليه وسلم في شوال، وبنى بي في شوال، فأي نساء رسول الله صلى الله عليه وسلم كان أحظى عنده مني؟»، قال: «وكانت عائشة تستحب أن تدخل نساءها في شوال»" ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں میرے ساتھ نکاح کیا اور شوال ہی میں میرے ساتھ ہمبستر ہوئے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے کون سی بیوی آپ کے ہاں مجھ سے زیادہ خوش نصیب تھی؟ (عروہ) نے کہا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پسند کرتی تھیں کہ اپنی (رشتہ دار اور زیر کفالت) عورتوں کی رخصتی شوال میں کریں۔ (صحیح مسلم، رقم الحديث 1423، ص 529، دار الكتب العلمية، بيروت)

بزازیہ میں ہے" والنكاح بين العيدين جائز وكره بعضهم الزفاف، والمختار أنه لا يكره «لأنه - عليه الصلاة والسلام - تزوج بالصديقة في شوال وبنى بها فيه» وتأويل قوله - عليه الصلاة والسلام - «لا نكاح بين العيدين» إن صح أنه - عليه الصلاة والسلام - كان رجع من العيد في أقصر أيام الشتاء الى الجمعة فعورض عليه الانكاح فقاله حتى لا يفوته الرواح في الوقت الأفضل إلى الجمعة. اهـ" ترجمہ:

اور دو عیدوں کے درمیان نکاح جائز ہے اور بعضوں نے رخصتی کو مکروہ قرار دیا ہے، اور مختار یہ ہے کہ مکروہ نہیں کیونکہ حضور علیہ الصلاۃ و السلام نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے شوال میں نکاح کیا اور شوال میں ہی رخصتی ہوئی۔ اور حضور علیہ الصلاۃ و السلام کا فرمان "دو عیدوں کے مابین نکاح نہیں" اگر صحیح بھی ہو تو اس کی تاویل یہ ہے کہ آپ علیہ الصلاۃ و السلام سردیوں کے سب سے چھوٹے دن میں عید کی نماز کے بعد جمعہ کے لیے چلے تو آپ علیہ الصلوۃ و السلام سے نکاح پڑھانے کا عرض کیا گیا تو اس پر آپ علیہ الصلوۃ و السلام نے ایسا فرمایا تاکہ جمعہ کے لئے افضل وقت میں جانا فوت نہ ہو۔ (فتاوی بزازیہ، کتاب النکاح، ج 01، ص 137، مطبوعہ: کراچی)

فتاوی رضویہ شریف میں ہے "نکاح کسی مہینے میں منع نہیں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 11، صفحہ 265، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم